الانوار الاحدیہ شرح الشمائل المحمدیة

خلاصۂ شمائل ترمذی



از

مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

(پیدائش: 1930ء وفات: 28 اپریل 2008ء)

پیشکش: مولانا راشد علی عطاری مدنی

تعارف مصنف

مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی (پیدائش: 1930ء - وفات: 28 اپریل 2008ء) پاکستان سے تعلق رکھنے والے ممتاز مصنف اور سلسلہ نقشبندیہ کے صوفی بزرگ تھے۔ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی اور اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی پر تحقیقی کام کی وجہ سے سند مانے جاتے تھے۔ جو مسعود ملت کے نام سے معروف ہیں۔

حالات زندگی

ڈاکٹر مسعود احمد 1930ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔۔ آپ دہلی کے ممتاز عالم دین اور روحانی پیشوا مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ کے فرزند رشید ہیں۔ آپ کے والد ماجد بے مثل عارف و عالم اور فقیہ و مفتی تھے اور مسجد فتح پوری کے امام و خطیب تھے۔ ان کی علمی یادگاروں میں شاہ ولی اللہ دہلوی کے فارسہ ترجمہ قرآن کا اردو میں مظہر القرآن کے نام سے ترجمہ و تفسیر اور فتاویٰ مظہری معروف ہیں۔ ڈاکٹر مسعود نے عربی، فارسی، فقہ اور قرآن و حدیث کی ابتدائی تعلیم والد سے حاصل کی۔ بعد ازاں 1941ء تا 1945ء مدرسہ امینیہ مسجد جامع فتح پوری دہلی سے پڑھ کر سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت و خلافت حاصل کی۔ 1947ء میں اورینٹل کالج دہلی سے فارسی میں آنرز، 1948ء میں مشرقی پنجاب یونیورسٹی سے فاضل اردو اور پھر پاکستان منتقل ہونے کے بعد 1956ء میں سندھ یونیورسٹی جامشورو سے ایم اے (گولڈ مڈلسٹ) اور 1971ء میں قرآن پاک کے اردو تراجم و تفاسیر کے عنوان سے اسی یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

علمی سفر

مسعود ملت نے اپنے سفر نگارش کا آغاز 1951ء میں کیا۔ جب آپ نے اسلام کی تعلیمات پر مبنی ایک انگریزی کتاب (Islam at the Cross Road) کے چند ابواب کا ترجمہ کیا جس کا عنوان "اسلام دوراہے پر" تھا۔ 1958ء میں آپ کو سندھ یونیورسٹی حیدرآباد کی جانب سے تمام امتحانات میں اول آنے پر گولڈ میڈل دیا گیا۔ آپ 1958ء سے 1966ء تک لیکچرار کے عہدے پر فائز رہے۔ 1966ء سے 1974ء تک اسسٹنٹ پروفیسر رہے اور 1974ء سے 1992ء تک پروفیسر اور پرنسپل کے فرائض سرانجام دیے۔ آپ کے استاد پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفی خان نے ڈاکٹریٹ کے لیے یہ عنوان تجویز کیا "اردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر ... ایک تاریخی جائزہ" 1971ء میں آپ کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری ملی... اس سے قبل 1963ء میں سندھ یونیورسٹی حیدرآباد سندھ میں منعقدہ "آل پاکستان اسلامک اسٹڈیز" کانفرنس میں شرکت کی اور وہیں بارہویں صدی کے اردو قرآنی تراجم کے موضوع پر مقالہ پڑھا۔

تحقیقی کام

آپ نے 1970ء میں امام احمد رضا خان پر تحقیقی کام کا آغاز فرمایا اور امام صاحب کے سیاسی افکار پر پہلی کتاب "فاضل بریلوی اور ترک موالاۃ"، لکھی جو 1971ء میں لاہور سے شائع ہوئی۔ دوسری کتاب "فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں" مرتب فرمائی جو 1973ء میں لاہور سے شائع ہوئی۔ اس کے بعد علمی تحقیقات کا ایک وسیع سلسلہ شروع ہو گیا۔ آپ نے امام صاحب کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا۔ اب تک امام احمد رضا پر 30 سے زائد تصانیف اور 70 سے زائد تحقیقی مقالات و مضامین چھپ چکے ہیں۔ آپ ممبر بورڈ آف اسٹڈیز شعبہ اردو سندھ یونیورسٹی کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ اس کے علاوہ آپ شعبہ اردو، شاہ

عبداللطیف یونیورسٹی، خیرپور (سندھ) اور شعبہ علوم اسلامیہ، کراچی یونیورسٹی کے ڈائریکٹر ریسرچ بھی رہے۔ 1990ء میں ایڈیشنل سیکریٹری وزارت تعلیم حکومت سندھ مقرر ہوئے۔ آپ کی علمی خدمات کو سراہتے ہوئے آپ کو پاکستان اینٹی لیکچوئل فورم کی جانب سے گولڈ میڈل سے نوازا گیا۔ اس کے علاوہ 1993ء میں صدر پاکستان کی جانب سے نشان اعزاز فضیلت عطا کیا گیا۔ آپ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا' کراچی کے سرپرست اعلیٰ رہے۔ ادارہ نے آپ کی علمی کاوشوں کو مدنظر رکھتے ہوئے 1991ء میں آپ کو طلائی تمغے سے نوازا۔[1] آپ کی تحقیقات ہر مکتب فکر کے علما میں اچھی نظر سے دیکھی جاتی ہیں۔(جن کی تعداد 600 سے زائد ہے) آپ نے دوسرے موضوعات کے علاوہ امام احمد رضا خان کو تحقیقی موضوع بنایا ہے لیکن 1992ء سے مسلک اہل سنت وجماعت پر آپ کی تحقیقی کاوشیں اور رسائل وکتب، عربی، اردو، انگریزی، ہندی وغیرہ میں ترجمہ ہو کر شائع ہوئے ہیں۔

تصنیفات

1. فاضل بریلوی اور ترک موالاۃ، مطبوعہ 1971ء
2. فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، مطبوعہ 1973ء
3. عاشق رسول، مطبوعہ 1976ء
4. حیات فاضل بریلوی، مطبوعہ 1987ء
5. مولانا احمد رضا خان بحیثیت سیاست دان، مطبوعہ 1979ء
6. مولانا احمد رضا خان بریلوی، مطبوعہ 1979ء
7. گناہ بے گناہی، مطبوعہ 1981ء
8. اکرام امام احمد رضا خان، مطبوعہ 1981ء
9. امام اہل سنت' لاہور، مطبوعہ 1981ء
10. اجالا، 1983ء
11. امام احمد رضا خان اور عالم اسلام، مطبوعہ 1983ء
12. امام احمد رضا خان اور حرکت زمین، مطبوعہ 1984ء
13. دائرۃ معارف امام احمد رضا، مطبوعہ 1984ء
14. حیات امام اہل سنت، مطبوعہ 1984ء
15. رہبر ورہنما، مطبوعہ 1987ء
16. حیات امام احمد رضا بریلوی، مطبوعہ 1987ء
17. تنقیدات وتعاقبات امام احمد رضا، لاہور مطبوعہ 1988ء
18. غریبوں کے غم خوار، مطبوعہ 1990ء
19. سرتاج الفقہاء، مطبوعہ 1990ء
20. امام احمد رضا خان اور علوم جدیدہ وقدیمہ، مطبوعہ 1990ء

21. گویا دبستان کھل گیا، مطبوعہ 1991ء
22. امام احمد رضا اور عالمی جامعات، مطبوعہ 1991ء
23. امام احمد رضا محدث بریلوی، مطبوعہ 1992ء
24. عشق ہی عشق ‘لاہور، مطبوعہ 1993ء
25. ارمغان رضا ‘کراچی، مطبوعہ 1994ء
26. انتخاب حدائق بخشش ‘کراچی، مطبوعہ 1995ء
27. آئینہ رضویات 3 مجلدات ‘کراچی، مطبوعہ 1989ء۔1996ء
28. خلفائے اعلیٰ حضرت ‘لاہور، مطبوعہ 1996ء
29. خوب وناخوب (اردو‘ فارسی)، مطبوعہ 1999ء
30. مکتوبات مسعودی (بابت امام احمد رضا) لاہور، مطبوعہ 1999ء

انگریزی مقالات

1. The Neglected Genius of the East ‘مطبوعہ لاہور 1987ء
2. مولانا شاہ احمد رضا خان ‘ماہنامہ دی میسج انٹر نیشنل 1987ء کراچی
3. ماہ وسال مجلہ معارف رضا 1988ء ‘کراچی
4. کرونیکل آن امام احمد رضا مجلہ معارف رضا 1995ء کراچی
5. The Reformer of Muslim کراچی مطبوعہ 1995ء
6. مقالات برائے انسائیکلوپیڈیا
7. رضا بریلوی برائے انسائیکلوپیڈیا آف اسلام ‘جلد دہم ‘پنجاب یونیورسٹی 1975ء
8. رضا بریلوی برائے شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا
9. احمد رضا خان برائے انسائیکلوپیڈیا آف اسلام 1982ء
10. احمد رضا خان برائے انسائیکلوپیڈیا اسلامیکا فائونڈیشن 1995ء، تہران، ‘ایران
11. احمد رضا خان برائے مجمع الملکی لبحوث الحضارۃ الاسلامیہ 1990ء، عمان، اردن

اس کے علاوہ صرف امام احمد رضا سے متعلق تصانیف و مقالات کے عربی ‘ فارسی ‘ہندی ‘ فرانسیسی ‘گجراتی ‘ بنگلہ وغیرہ میں تراجم کی تعداد 25 سے زیادہ ہے ‘ اخبارات و رسائل کے لیے امام احمد رضا پر 115 مضامین و مقالات تحریر فرمائے۔ بے شمار تقدیمات بھی آپ کے علمی گوہر کا پیغام دیتی ہیں۔

وفات

ڈاکٹر مسعود احمد 28 اپریل 2008ء کو کراچی میں وفات پاگئے۔ آپ کا مزار کراچی کے ماڈل کالونی قبرستان میں ہے۔

کچھ رسالہ ھٰذا کے بارے میں

پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب علیہ الرحمہ نے یہ رسالہ ھٰذا دراصل شمائل ترمذی کی اردو شرح انوارِ غوثیہ مصنفہ مولانا محمد امیر شاہ قادری گیلانی کے افتتاحیہ کے طور پر لکھا ہے۔ یہ افتتاحیہ انوارِ غوثیہ کے قدیم اور پہلے ایڈیشن جو کہ 1972ء میں عظیم پبلشنگ ہاؤس پشاور سے شائع ہوا تھا، اس کے شروع میں پبلش ہوا تھا۔ بعد میں ضیاء الدین پبلی کیشنز کھارادر کراچی سے شائع ہونے والے نسخہ میں اسے شامل نہیں کیا گیا۔ ایک دوست نے پبلشر سے وجہ معلوم کی تو بتایا گیا کہ کتاب کے صفحات زیادہ ہو رہے تھے اس لئے شامل نہیں کیا گیا۔ یہ کوئی معقول وجہ نہیں، انتہائی عجیب وغریب سبب بیان کیا گیا۔ حقیقت حال اللہ بہتر جانے۔

ہماری معلومات کے مطابق پروفیسر صاحب کا یہ افتتاحیہ جدا سے کہیں بھی شائع نہیں ہوا۔ اسلاف کا علمی خزانہ تو پہلے ہی بہت ایسا ہے کہ ہم تک نہ پہنچ سکا، ماضی بعید تو بعید ماضی قریب کے کثیر بزرگانِ دین کا خزانہ علمی ہم سے مفقود ہو چکا ہے۔

اسی اندیشہ کے پیشِ نظر فقیر نے سوچا کہ یہ رسالہ جدا سے محفوظ کر دیا جائے اس لئے انوارِ غوثیہ کے قدیم ایڈیشن جو کہ المدینۃ العلمیہ کی لائبریری میں موجود ہے اس میں سے یہ رسالہ اسکین کروا کے اور کچھ ابتدائیہ شامل کر کے پی ڈی ایف کی صورت میں محفوظ کیا جا رہا ہے۔

میں اس پیش رفت کے لئے المدینۃ العلمیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد آصف خان عطاری مدنی، رکنِ مجلس مولانا عدنان چشتی عطاری مدنی اور شعبہ سیرت کے نگران مولانا حامد سراج عطاری مدنی کا شکر گزار ہوں کہ ان کے وسیلہ سے یہ عظیم علمی خزانہ محفوظ ہو رہا ہے۔

راشد علی عطاری مدنی

ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ

02 ذوالقعدۃ الحرام 1443ھ

04 جون 2022ء